بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۞ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:- الفضل لاہور

روزنامہ

الفضل

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

یوم:- سہ شنبہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

فی پرچہ ۱ ۔

۲۴ ربیع الاول ۱۳۷۲ھ

جلد ۴۰/۶ | ۱۳ فتح ۱۳۳۱ھش - ۱۳ دسمبر ۱۹۵۲ء | نمبر ۲۸۹

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

کس چہ میداند کزاں نالہ ہا باشد خبر
کاں شفیعے کرد از بہر جہاں در کنج غار
من نمی دانم چہ دردے بود و اندوہ و غمے
کاندر آں غارِ درآوردش حزین و دلفگار

ترجمہ:- کسی کو اس آہ وزاری کی کیا خبر اور کیا علم ہے۔ جو اس شفیع الوریٰ نے لوگوں کے لئے غارِ حرا کے گوشہ میں کی۔ میں نہیں جانتا کہ وہ کیا درد اور دکھ اور غم تھا۔ جو اس کو اس غار میں غمگین اور دلفگار بنا کر لایا۔ (آئینہ کمالات اسلام)

قرآن کریم کو دستور العمل بنانے کی تلقین

احباب جماعت سے شیخ بشیر احمد صاحب کا خطاب

لاہور ۱۲ دسمبر۔ مکرم جناب شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے آج مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں خطبہ دیتے ہوئے خدمت دین کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر ہم دین کی خدمت میں حقیقی لذت محسوس نہیں کرتے۔ تو ہمیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ روحانی لحاظ سے یہ صحت کی علامت نہیں ہے۔ جس قدر کوئی اللہ تعالیٰ کی محبت میں سرشار ہو کر اس کا قرب حاصل کرتا ہے۔ اسی قدر اسے دین کی خدمت میں خوشی محسوس ہوتی ہے۔ پس اگر ہم کو فی الحقیقت اپنے خالق سے محبت ہے۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہیئے۔ کہ ہمارے اندر خدمت دین کا ایک جذبہ موجزن ہو۔ اور دنیا کی کوئی طاقت بھی ہم کو دین کی خدمت سے باز نہ رکھ سکے۔ آپ نے مزید فرمایا۔ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرزند کہلانے کا ایک ہی طریقہ ہے۔ اور وہ یہ کہ ہم قرآن کو اپنا دستور العمل بنائیں۔ اور اپنے اندر خدمت دین کی سچی تڑپ پیدا کریں۔

پنجاب اسمبلی میں مسودہ قانون محصول چونگیان پنجاب پر شق وار بحث ختم ہو گئی

لاہور ۱۲ دسمبر۔ آج پنجاب اسمبلی میں مسودہ قانون محصول چونگیان پنجاب پر شق وار بحث مکمل ہو گئی۔ بعد میں یہ بل ڈرافٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا۔ جو پیر کے روز اپنی رپورٹ پیش کرے گی۔ آج حزب مخالف کی ایک تحریک التواء کے سلسلے میں جسے اسپیکر نے پیش کرنے کی اجازت نہیں دی۔ وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ نے بتایا۔ کہ پنجاب کے تمام اضلاع میں لوکل باڈیز کے انتخابات ۱۹۵۳ء کے پہلے دو ماہ کے اندر اندر ہو جائیں گے۔ وزیر اعلیٰ نے یہ بھی بتایا۔ کہ "تحریک ختم نبوت" کے سلسلے میں کوئی احکامات جاری نہیں کئے گئے تھے۔ آپ میاں غلام محمد کے اس سوال کا جواب دے رہے تھے۔ کہ ان اشخاص کی تعداد کیا ہے۔ کہ جنہیں صوبے میں "تحریک ختم نبوت" کے سلسلے میں ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۴۴ کے تحت ...

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۰ دسمبر (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت آج بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

پاکستان میں کپاس کی مثالی پیداوار

کراچی ۱۲ دسمبر۔ خیال ہے کہ اس سال پاکستان میں اتنی زیادہ کپاس پیدا ہو گی۔ کہ اس سے پہلے اتنی مقدار پیدا نہیں ہوئی۔ پنجاب میں اس سال دس لاکھ چھہتر ہزار گانٹھیں پیدا ہونے کی توقع ہے۔ اس سے پہلے پنجاب میں اتنی کپاس آج تک پیدا نہیں ہوئی۔ اندازہ ہے کہ سندھ میں سات لاکھ گانٹھ کپاس پیدا ہو گی۔

ممبر ممالک کے ترقیاتی منصوبوں کو مالی امداد دینے کیلئے عنقریب دولتِ مشترکہ کا ایک بنک قائم کیا جائیگا

بنک کا سرمایہ ممبر ممالک باہمی طور پر خود فراہم کریں گے۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن کا انکشاف

لندن ۱۲ دسمبر۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن نے اعلان کیا ہے۔ کہ عنقریب دولت مشترکہ کا ایک بنک قائم کیا جائے گا۔ اس کے نو ڈائرکٹر ہوں گے۔ اور بنک آف انگلینڈ کے سابق ڈائرکٹر ایڈورڈ پی کاک اس بنک کے صدر ہوں گے۔ مسٹر ایڈن نے بتایا۔ کہ یہ بنک اس منصوبہ کے ماتحت قائم کیا جائے گا۔ جو دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم نے پیداوار اور تجارت بڑھانے کے لئے حالیہ کانفرنس میں تیار کیا ہے۔ اس بنک کے لئے سرمایہ دولت مشترکہ کے ممالک باہمی طور پر جمع کریں گے۔ بنک کو قرضہ لینے کے اختیارات بھی ہوں گے۔ اور عالمی بنک بھی اس کی مدد کرے گا۔ بنک ممالک دولت مشترکہ کے ترقیاتی منصوبوں میں خاص مدد دے گا۔ اور اس کی وجہ سے برطانیہ سے صنعتی۔ تجارتی اور مالی ماہرین کی خدمات بھی حاصل ہو سکیں گی۔

جموں میں پرجا پریشد نے اسلحہ گولہ بارود اور سامان رسد کا ذخیرہ جمع کر لیا

نئی دہلی ۱۲ دسمبر۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے آج پارلیمنٹ میں بتایا۔ کہ جموں میں پرجا پریشد نے اسلحہ گولہ بارود اور کھانے پینے کی چیزوں کا کافی ذخیرہ جمع کر لیا ہے۔ اور اپنی ایجی ٹیشن کو کامیاب بنانے کی غرض سے مشرقی پنجاب اور دہلی میں کافی رقم بھی جمع کر رکھی ہے۔ پنڈت نہرو نے اس بات کا انکشاف پارلیمنٹ کے وقفہ سوالات میں کیا وزیر اعظم نے کہا۔ کہ جموں کی پرجا پریشد کے لیڈروں نے ہندوستان کی جن سنگھ۔ راشٹریہ سیوک سنگھ اور ہندو مہا سبھا سے اپنی ساز باز قائم رکھی ہوئی ہے۔ اکالی پارٹی کے لیڈر ماسٹر تارا سنگھ نے بھی ان کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ ہندوستان کی آبادی کے ایک حصہ نے بھی جن سنگھ کی سرگرمیوں کی حمایت کی ہے۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ جن سنگھ کی ایجی ٹیشن کا اصل مقصد وہ نہیں ہے۔ جس مقصد کا وہ ڈھنڈورا پیٹ رہی ہے۔ اس تحریک کا زور اس وقت ہوا۔ جب یوراج کرن سنگھ کو صدر ریاست بنانے کا فیصلہ کیا گیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ جب میں پچھلے دنوں جموں گیا۔ تو پرجا پریشد کے صدر اور اس کے چودہ افراد کو قابل اعتراض سرگرمیوں کی بنا پر گرفتار کیا گیا تھا۔ اس کے بعد صوبہ کے مختلف حصوں میں قانون کی عام خلاف ورزی شروع ہو گئی۔

پنجاب میں چک نورنگ کے قریب تیل کے ایک نئے چشمے کی دریافت

پنجاب میں چک نورنگ کے قریب چکوال کے مقام پر تیل کا ایک نیا چشمہ دریافت ہوا ہے۔ تیل کی تلاش کرنے والی جس کمپنی نے اس چشمہ کا پتہ چلایا ہے۔ اس کے مطابق تیل کے اس ذخیرہ میں سے ایک گھنٹہ میں دو سو پیپے تیل نکالا جا سکتا ہے۔ اس کنوئیں کی کھدائی اسی سال مارچ کے مہینے میں شروع ہوئی تھی۔ اور پچھلے مہینے تک سات ہزار سات سو فٹ گہری کھدائی ہو چکی تھی۔ ابھی ٹھیک طور پر یہ پتہ نہیں چل سکا۔ کہ تیل کے اس ذخیرہ کی وسعت کیا ہے۔ اور یہاں سے کتنی مقدار میں تیل برآمد ہو گا۔ ادھر جرمنی کے ماہر طبقات الارض نے میانوالی کے علاقہ میں خام لوہے کے بڑے ذخیرے دریافت کئے ہیں۔

عمان میں طلباء کے مظاہرے

رباط ۱۲ دسمبر۔ تیونس میں فرانس نے جو چیرہ دستیاں اختیار کی ہوئی ہیں۔ ان کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے شرق اردن کے دار الحکومت عمان میں آج طلباء نے مظاہرے کئے ۴ طالب علم حکام کی خلاف ورزی کی بنا پر گرفتار کر لئے گئے۔

پانچویں ٹیسٹ میچ کے پہلے دن پاکستان کا شاندار کھیل

کلکتہ ۱۲ دسمبر۔ آج کلکتہ میں پاکستانی اور ہندوستانی ٹیموں کا پانچواں ٹسٹ میچ شروع ہوا۔ پاکستان نے کھیل کی ابتدا نہایت اچھے طریقے سے کی۔ ٹاس ہندوستانی ٹیم کے کپتان لالہ امرناتھ نے جیتا۔ لیکن انہوں نے پاکستانی ٹیم کو کھیل شروع کرنے کو کہا۔ آج کھیل ختم ہونے تک پاکستانی ٹیم نے دو سو تیس رن بنائے۔ اور اس کے پانچ کھلاڑی آؤٹ ہوئے۔ تین پاکستانی کھلاڑیوں نے نصف نصف سنچریاں بنائیں۔ نذر محمد نے ایک سو پینتیس منٹ میں پچپن رن بنائے اور اور حنیف نے تین گھنٹہ میں چھپن رن۔ کھیل کی ایک خوبی یہ تھی۔ کہ امتیاز آج خوب جم کر کھیلے۔ انہوں نے پچاس رن بنائے اور آؤٹ نہیں ہوئے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

تازہ فہرست چندہ امداد درویشاں وغیرہ

(از مورخہ ۱۹/۸/۵۲ تا ۲۹/۱۲/۵۲)

بسلسلۂ گذشتہ

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے

ذیل میں چندہ امداد درویشاں و دیگر رقوم کی فہرست درج کی جاتی ہے۔ جو سابقہ اعلان کے بعد میرے دفتر میں وصول ہوئیں۔ اس فہرست میں چندہ امداد درویشاں کے علاوہ صدقہ و قربانی عیدالاضحیہ وغیرہ کی رقوم بھی شامل ہیں۔ میں ان تمام مخلصین کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے اپنے درویش بھائیوں کی امداد میں حصہ لے کر ثواب کمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بڑا اجر دے۔ اور دین و دنیا کے حسنات سے نوازے۔ اور ان کا اور ان کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ دوسری مدات کی رقوم متعلقہ مدات کی طرف منتقل کر دی گئی ہیں۔ (مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۲/۵۲)

روپے

- (۵۰) امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب بذریعہ مبشر احمد صاحب چمبر سندھ (صدقہ) ۱۰/-/-
- (۵۱) جمیل احمد صاحب پسر 〃 〃 〃 〃 ۱۰/-/-
- (۵۲) کیپٹن محمد حسین صاحب چیمہ کاکول ہزارہ سرحد 〃 ۱۰/-/-
- (۵۳) خورشید احمد خان صاحب لودھی اوورسیر ایم ای ایس رسالپور چھاؤنی (صدقہ حضرت صاحب) ۴/-/-
- (۵۴) فیروز جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ ملک محمد صدیق صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر بادامی باغ لاہور (صدقہ) ۵/-/-
- (۵۵) چوہدری محمد حسین سب ڈویژنل آفیسر حیدرآباد سندھ ۱۰/-/-
- (۵۶) اہلیہ صاحبہ ابوالفضل محمود صاحب ربوہ (امداد درویشاں) ۲/-/-
- (۵۷) اہلیہ صاحبہ ملک معراج دین صاحب آف بغداد معرفت مرزا عطاء اللہ صاحب کوچہ چابکسواراں لاہور (امداد درویشاں) ۵/-/-
- (۵۸) بہادر خاں صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ وودہ براستہ بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا (صدقہ) ۵/-/-
- (۵۹) محمد طفیل صاحب و محمد انور صاحب چک ۱۲۸ ڈاکخانہ کمبر ضلع منٹگمری (بلا تفصیل) ۱۰/-/-
- (۶۰) چوہدری محمد نقی صاحب بار ایٹ لاء سیالکوٹ شہر (امداد درویشاں) ۲۰/-/-
- (۶۱) ڈاکٹر سید عبدالوحید صاحب انچارج سول ڈسپنسری بفہ ضلع ہزارہ (صدقہ) ۱۵/-/-
- (۶۲) اہلیہ معراج الدین صاحب معرفت مرزا عطاء اللہ صاحب لاہور (امداد درویشاں) ۵/-/-
- (۶۳) والدہ عبدالباسط خان صاحب احمدیہ بلڈنگ گوجرانوالہ (صدقہ) ۱۰/-/-
- (۶۴) ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب صدیقی میرپور خاص سندھ (نصرت جہاں میموریل فنڈ) ۱۰۰/-/-
- (۶۵) اہلیہ صاحبہ بشیر احمد صاحب چمبر سندھ (عطیہ درویشاں) ۱۰/-/-
- (۶۶) ڈاکٹر سید عبدالوحید صاحب انچارج سول ڈسپنسری بفہ ہزارہ (صدقہ حضرت صاحب) ۱۵/-/-
- (۶۷) چوہدری محمد نقی صاحب بورسٹل جیل لاہور بذریعہ لیڈی ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ نور ہسپتال ربوہ (صدقہ درویشاں) ۲۵/-/-
- (۶۸) بیگم سید ارتضٰی علی صاحب الحمراء کراچی (امداد درویشاں) ۱۰/-/-
- (۶۹) ڈاکٹر عبدالکریم صاحب سول ہسپتال کوٹلی میرپور (امداد درویشاں) ۵/-/-
- (۷۰) فائزہ صادقہ صاحبہ بنت خواجہ عبدالرحمٰن صاحب متعلمہ فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور (صدقہ) ۵/-/-
- (۷۱) سعیدہ بیگم صاحبہ ۱۵ برکت علی روڈ لاہور (〃) ۱۰/-/-
- (۷۲) چوہدری مبشر احمد صاحب چمبر سندھ (〃) ۵/-/-
- (۷۳) اہلیہ معراج دین صاحب معرفت مرزا عطاء اللہ صاحب لاہور (امداد درویشاں) ۵/-/-

زمیندار جماعتیں توجہ کریں

نہایت افسوس کے ساتھ بیان زمیندار جماعتوں کے نوٹس میں لایا جاتا ہے کہ ان کی طرف سے چندہ جات کی آمد تقریباً بند ہے۔ جس کی وجہ سے سلسلہ کے کاموں پر اثر پڑ رہا ہے۔ جہاں تک غور کیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اکثر احباب نے گندم کے فروخت ہونے پر اپنے ذمہ کا چندہ ادا نہیں کیا۔ اس تھوڑی سی غفلت سے سلسلہ کے کاموں پر جو اثر پڑ رہا ہے۔ وہ بہت زیادہ ہے۔ اگر یہی کیفیت کچھ عرصہ اور رہی تو ممکن ہے۔ کہ سلسلہ کے بعض کاموں میں نقصان اٹھانا پڑے لیکن ایک خدائی جماعت کے مخلص احباب کا یہ فرض ہے کہ سلسلہ کو ایسی حالت پیش نہ آنے دیں اور اگر ایسی حالت پیش آ جائے تو اس کی ہر طرح سے مالی قربانی کر کے ازالہ کریں۔ پس جملہ زمیندار احباب جماعت اور ان کے سیکرٹریان مال کی خدمت میں درخواست ہے کہ موجودہ فصل کپاس کے فروخت کرنے پر اپنے ذمہ کا چندہ دے کر سلسلہ کی بروقت امداد فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی پر زیادہ سے زیادہ برکت ڈالے۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

اعلانِ معافی

نعمت اللہ صاحب پسر عنایت اللہ صاحب دوکاندار ربوہ کو بعض شکایات کی وجہ سے اخراج از جماعت۔ مقاطعہ و اخراج از مرکز کی سزا دی گئی تھی۔

اب ان کی درخواست معافی و اظہار ندامت پر حضرت اقدس نے ان کو مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ معاف فرما دیا ہے۔ کہ ربوہ میں رہنے کی اجازت نہ ہوگی۔ نیز قبل از وقت منظوری کے اگر خلاف ورزی کی تو پھر سے سزا بحال ہوگی۔ (ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

"مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر تقریر

منٹگمری میں جماعت احمدیہ کے مبلغ کی تقریر

مورخہ ۵ دسمبر بعد از نماز مغرب احمدیہ مسجد کے وسیع ہال میں ایک عظیم الشان جلسہ عام زیر صدارت مکرم چوہدری محمد شریف صاحب امیر جماعت احمدیہ منٹگمری منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم مولوی محمد منور صاحب مبلغ مشرقی افریقہ نے "مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر ایک گھنٹہ تقریر فرمائی۔ آپ کی دلچسپ تقریر کو سامعین نے نہایت اطمینان سے سنا۔ آپ نے مشرقی افریقہ میں اسلام کے مستقبل پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ اب مشرقی افریقہ میں عیسائیت کا فریب نہیں چل سکتا۔ کیونکہ اسلام جس مساوات کا سبق دیتا ہے۔ وہ عیسائیت میں نہیں۔ نیز عیسائیت وہاں مذہب کی خوبی سے نہیں پہنچی بلکہ سکول کالج اور ہسپتال جاری کر کے لوگوں کو عیسائیت میں داخل ہونے پر مجبور کیا گیا۔ مولوی صاحب موصوف نے مشرقی افریقہ کے سیاسی، اقتصادی، تمدنی اور مذہبی حالات پر نہایت تفصیل سے روشنی ڈالی۔ حاضری خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی تھی۔ محترم مولوی صاحب ۱۹۴۸ء میں مشرقی افریقہ تشریف لے گئے تھے۔ اور چار سال متواتر فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد حال ہی میں مختصر رخصت پر تشریف لائے ہیں۔

ملیانوالہ ضلع سیالکوٹ میں تبلیغی جلسہ

مورخہ ۱۲/۵۲ کو جماعت احمدیہ ملیانوالہ کا جلسہ منعقد ہوا۔ بہت سے غیر از جماعت بھی جلسہ سننے کے لئے آئے۔ پہلا اجلاس میں میاں ابراہیم صاحب حافظ آبادی اور گیانی واحد حسین صاحب نے تقریریں کیں۔ دوسرا اجلاس بعد نماز ظہر و عصر شروع ہوا۔ گیانی عباداللہ صاحب و گیانی واحد حسین صاحب کی تقاریر ہوئیں۔ اور صدارتی ریمارکس کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ تقریروں کو بہت پسند کیا گیا۔

(خاکسار فضل دین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ملیانوالہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

یکم تاریخ گذر چکی ہے۔ کیا آپ نے بیرونی ممالک میں مساجد کی تعمیر کیلئے پچھلے منافع کی رقم ادا فرما دی ہے؟

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ اخبار خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

240

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۵۲ء

تعلیمی نصاب

پنجاب اسمبلی نے تعلیمی نصاب کے متعلق ایک قرارداد منظور کی ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ پہلی جماعت سے لے کر آٹھویں جماعت تک کا نصاب نئے سرے سے مرتب کیا جائے۔ اور یہ نصاب ایسا بنایا جائے۔ جس کی بنیاد ہمارے قومی اور ثقافتی عزائم پر ہو۔ اور اس میں اسلام کی بنیادی تعلیمات کو بھی شامل کیا جائے۔ اس کے متعلق معاصر روزنامہ "آفاق" اپنے اداریہ میں لکھتا ہے:۔

"اس قرارداد میں اس پہلو پر بجا طور پر زور دیا گیا ہے۔ کہ نئے نصاب کی بنیاد قومی عزائم پر رکھی جائے۔ البتہ یہ سوال ضرور ہے کہ اس مقصد کو خوش اسلوبی سے کس حد تک انجام دیا جاتا ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ بہت سے فیصلے بڑی نیک نیتی سے کئے گئے۔ اور دانشمندی اور دوربینی کا ثبوت دیا گیا۔ لیکن نااہل ہاتھوں میں پڑ جانے کی وجہ سے بعد میں ان کی شکل کچھ سے کچھ بن گئی"۔

معزز معاصر نے جس شبہ کا اظہار کیا ہے۔ وہ محض خیالی نہیں ہے۔ منصوبہ بندی عمل سے پہلے ضروری ہے۔ لیکن اصل چیز عمل ہی ہے۔ اگر ہم منصوبے بناتے رہیں۔ اور ان کی تکمیل نہ کریں یا بے دلی سے کریں۔ یا جیسی کہ ہونی چاہیئے احتیاط نہ کریں۔ تو قومی تضیع اوقات اور تضییع مال کے سوا کوئی نتیجہ پیدا نہیں ہو سکتا۔

ابتدائی تعلیم کا مسئلہ نہایت ہی نازک مسئلہ ہے۔ اور جس قدر اس میں احتیاط کی ضرورت ہے۔ اس کے متعلق دو رائیں نہیں ہو سکتیں۔ جو کچھ بچہ ان ابتدائی سات آٹھ سالوں میں تاثرات لیتا ہے ان کا اثر بعد کی زندگی پر تا آخر چلا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام مہذب ممالک میں ابتدائی تعلیم پر بہت زور دیا جاتا ہے۔ اور ان کے لئے ایسا نصاب وضع کیا جاتا ہے۔ جو قومی عزائم کے مطابق ہوتا ہے۔ تا کہ بچوں کی اٹھان ایسی ہو کہ بڑے ہو کر وہ اپنے قوم کا ایک کارآمد فرد بن سکیں۔

چونکہ ہمارا ملک مسلمانوں کی اکثر اکثریت کا ملک ہے۔ یہ خیال درست ہے کہ نصاب ایسا ہونا چاہیئے۔ جس میں اسلامی تعلیمات بھی شامل ہوں مگر ہم پھر عرض کرتے ہیں۔ یہی معاملہ ہے جو سخت احتیاط کا تقاضی ہے۔ ہمیں مسلمان بچوں کو ایک سادہ رواداراور عالی حوصلہ مسلمان بنانا ہے۔ جو ذاتی طور پر خواہ کسی فرقہ اسلام سے تعلق رکھتا ہو مگر تنگ نظر اور کم حوصلہ نہ ہوں۔ ایسے مسلمان بنانے کے لئے ضروری ہے کہ جو نصاب اسلامی تعلیمات پر مشتمل بنایا جائے۔ وہ اسلام کے نہایت وسیع اصولوں کی بنیاد پر بنایا جائے۔ جو فرقہ پرستی سے بالا ہو۔ اور ہر ایک فرقہ کے نزدیک قابل قبول ہو جس طرح پاکستان کی حکومت ایک اسلامی حکومت ہے۔ نہ کہ وہابی حنفی یا شیعہ حکومت اسی طرح نصاب بھی خالص اسلامی ہونا چاہیئے۔ اور تمام اختلافی اور فروعی اختلافات سے بلند تر ہونا چاہیئے۔ ایک پبلک مدرسہ میں فرقہ وارانہ مسائل کو راہ پانے کی ذرا سی گنجائش بھی رہ جائے گی۔ تو ہمارے مدرسے بھی بھانت بھانت بولیوں کا اکھاڑا بن کر رہ جائیں گے۔

ابتدائی اسلامی تعلیم صرف اسلامی اخلاق فاضلہ پر مشتمل ہونی چاہیئے۔ اور ایسی تعلیم کا مقصد یہ ہونا چاہیئے۔ کہ ہم ابتدا ہی میں اپنے بچوں کو اسلامی پاکیزگی اور تقوے کی راہوں سے آشنا کر دیں۔ اور نہ صرف آشنا کر دیں۔ بلکہ ان کی طبیعتوں میں راسخ کر دیں۔ اسلامی نصاب کے لئے ہم قرآن کریم سے بھی راہ نمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

هو الذی بعث فی الامیین
رسولاً منهم یتلوا علیهم
ایاته ویزکیهم ویعلمهم
الکتاب والحکمة وان کانوا
من قبل لفی ضلال مبین۔

یعنی وہی ہے جس نے امیوں میں اپنا رسول مبعوث کیا۔ جو انہیں اللہ تعالے کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔ اور ان کو پاکیزگی کی راہیں بتاتا ہے۔ اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ اور اگرچہ اس سے قبل وہ صاف صاف گمراہی میں زندگی بسر کر رہے تھے۔ اگر ہم غور کریں۔ تو اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالے نے مسلمانوں کے قومی نصاب کے مدارج کا بھی اشارہ فرما دیا ہے۔ پہلی چیز یہ ہے کہ ہم اپنے بچوں کے دلوں میں اللہ تعالے کی قدرتوں کا گہرا نقش بٹھائیں۔ باری تعالے کی توحید کا خیال ان کی طبیعتوں میں راسخ کر دیں۔ اس لئے ابتدائی نصاب میں سب سے پہلے سادہ زبان میں ایسی دعائیں شامل کی جائیں۔ جو قرآن کریم اور احادیث نبوی سے ماخوذ ہوں اور بچوں کے حسب الحال ہوں۔ دعاؤں کے ذریعہ بچوں کے دل میں اللہ تعالے کا وجود اس کا قادر مطلق حی و قیوم ہونا راسخ ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ اللہ تعالے کے مختلف نام جو قرآن کریم میں بیان ہوئے ہیں۔ ان کا مفہوم سادہ زبان میں سمجھایا جائے۔ یہ گویا یتلوا علیهم ایاته کی تفصیل ہوگی اس کے بعد دوسرا درجہ عملی زندگی میں پاکیزگی پیدا کرنے کا آئے گا۔ بچوں کو ایک طرف جسمانی صفائی اور دوسری طرف دلی پاکیزگی کے سادہ اصول جس طرح اسلام نے پیش کئے ہیں بتائے جائیں۔ یہاں تک پہلی سے لے کر آٹھویں جماعت تک کا دینی نصاب بنایا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد الکتاب یعنی براہ راست قرآن کریم کی تعلیم شروع کی جائے۔ اور یہ تعلیم دسویں جماعت تک چلی جائے۔ اس کے بعد حکمت کا دور شروع ہوگا۔ جس کی تکمیل کالجوں میں کی جائے۔

ہم اس مختصر نوٹ میں زیادہ تفصیل میں نہیں جا سکتے۔ نصاب بنانے والی کمیٹی غور و فکر کے بعد درجہ بدرجہ ایسی باتیں تجویز کر کے نصاب میں شامل کر سکتی ہے۔ اور قرآن کریم کی مندرجہ بالا آیہ کریمہ کے مدارج کی روشنی میں پہلی سے آٹھویں جماعت تک کا دینی نصاب تیار ہو سکتا ہے۔ اسی طرح اعلےٰ جماعتوں کا نصاب بھی تیار کیا جا سکتا ہے۔

ایک مولوی صاحب کا خط

ہمارے کسی بزرگ مولانا نے جو اپنے آپ کو کمترین عبدالباری مظفرگڑھی بقلم خود عفی عنہ لکھتے ہیں۔ ایک تہدید آمیز خط ہمیں لکھا ہے۔ جس میں آپ فرماتے ہیں۔ کہ

یاد رہے کہ آپ علمائے دین کے حق میں توہین کے الفاظ استعمال کیا کرتے ہیں۔ حالانکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ علمائے دین سے بغض رکھنے والا منافق ہوتا ہے۔

اس کے بعد آپ نے کئی ایک احادیث نقل فرمائی ہیں۔ اور اور بھی بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ جن کے متعلق ہم پھر کبھی وضاحت کریں گے۔ یہاں صرف علمائے دین کی توہین کے بارے میں کچھ عرض کیا جاتا ہے۔ آپ آگے لکھتے ہیں کہ

"اگر آپ کو اپنے امام الضلالۃ (نقل کفر کفر نہ باشد) کی عزت دکھائی ہے۔ تو علمائے حق اہل السنۃ کے حق میں بتکلف احترام و اکرام و عزت کے الفاظ بولا کریں۔ کبھی آپ انکو ملا کہتے ہیں۔ اور کبھی ملا سیاسی یہ آپ گالیاں بکتے ہیں اس سے باز آ جائے"۔

مولانا کا تمام خط ایسے ہی اخلاق فاضلہ کے مظاہرہ سے پر ہے۔ ہم مولانا کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ ہم تمام علما کو ملا یا سیاسی ملا نہیں لکھتے۔ صرف انہی علما کو ملا یا سیاسی ملا لکھتے ہیں۔ جو دین اسلام کو بھی لادینی تحریکوں کی قسم کا ایک ازم بنا کر عوام کو گمراہ کر رہے ہیں۔ اور خود دوسرے مسلمانوں کو ہٹا کر آپ اقتدار کی گدی پر بیٹھنا چاہتے ہیں۔ جن میں سے آج کل مودودی صاحب ایسے تمام سیاسی مولویوں کے راہنما بنے ہوئے ہیں۔ اور جدھر چاہتے ہیں۔ ان کی مہار موڑ دیتے ہیں۔ کبھی ان کی قمیصوں اور اچکنوں پر "ہمارا مطالبہ اسلامی دستور" کے بلے لگاتے ہیں۔ اور کبھی چھوٹے بڑے گتوں پر لکھ کر جو بانسوں سے جڑے ہوتے ہیں۔ ان کے ہاتھ میں دیکر بازاروں اور گلیوں میں ان کو پھراتے ہیں۔ اور اس طرح اسلام اس کی شریعت خدا تعالے اور خدا تعالے کے رسول کی توہین کرتے ہیں۔

مولانا آپ ہی بتائیے۔ اگر ہم ایسے علما کو ملا یا سیاسی ملا نہ لکھیں تو اور کیا لکھیں۔ کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ اللہ تعالے کی شریعت کا اس طرح بے دردی سے تمسخر اڑایا جائے۔ اسلامی شریعت ایک مقدس شریعت ہے۔ اس کا اس طرح تمسخر اڑانا شاید آپ ہی کا دل گردہ برداشت کر سکتا ہے۔ آپ یقین رکھیں۔ ہم علمائے حق اہل سنت کی توہین نہ کرتے ہیں اور نہ دوسروں کو کرتے دیکھ سکتے ہیں۔ ہم ان کی دل سے عزت کرتے ہیں۔

پھر آپ نے اپنے خط میں کئی احادیث نقل فرمائیں۔ یقیناً آپ نے مندرجہ ذیل حدیث بھی دیکھی ہوگی۔

علماهم شر من تحت ادیم السماء الخ

یعنی ان کے علما ادیم السماء کے تلے بدترین مخلوق ہیں۔ فتنے انہی سے اٹھتے ہیں۔ اور انہی کی طرف لوٹتے ہیں۔ ذرا ان الفاظ حدیث پر غور فرمائیے۔ ملا اور سیاسی ملا کے الفاظ ان کے مقابلہ میں کیا وقعت رکھتے ہیں۔ آپ مودودیوں کے اخبار تسنیم۔ احراریوں کے اخبار آزاد اور میاں اختر علیخاں کے اخبار زمیندار کو دیکھیں اور پھر خود اپنے اس خط ہی کو دیکھیں کیا جو کچھ ان اخبارات اور آپ نے اس خط میں ہمارے قابل احترام پیشوا کے متعلق لکھا گیا ہے۔ آپ جیسے عالم حق اہل السنۃ کے شایان شان ہے؟ اور کیا ملا اور سیاسی ملا کے الفاظ کو ان سے کوئی نسبت ہے جس پر آپ اتنے جز بز ہو رہے ہیں۔

(باقی صفحہ پر)

شذرات

کشمیر کی جنگ آزادی

غلام کشمیر کے منتخب صدر یوراج کرن سنگھ نے ایک تقریر میں کہا ہے کہ کشمیر کے معاملہ میں اقوام متحدہ کا یہ رویہ از حد افسوسناک ہے۔ کہ انہوں نے حملہ آور اور جارحانہ اقدام کے شکار کو ایک ہی صف میں کھڑا کر دیا ہے

مہاراجہ ہری سنگھ نے اہالیان کشمیر پر کتنے مظالم ڈھائے؟ اور انہیں کہاں تک مصائب کا شکار ہونا پڑا۔ اس کا اندازہ ذیل کے بیانات سے لگائیے۔

(۱) ریاست کے ایک سابق وزیر خارجہ سرایلبن بینرجی فرماتے ہیں:۔

"ریاست جموں اور کشمیر کی کثیر مقدار آبادی جو کہ مسلمان ہے علم سے بے بہرہ ہے۔ ان کی اقتصادی حالت نہایت ہی گری ہوئی ہے۔ وہ اکثر گاؤں میں رہتے ہیں۔ اور بے زبان مویشیوں کی طرح ان پر حکومت کی جاتی ہے"۔

(بحوالہ مسلمانان کشمیر اور ڈوگرہ راج مصنفہ جناب ملک فضل حسین صاحب)

(۲) مہاشہ خوشحال چند نے لکھا:۔

"ساری دنیا کشمیر کو جنت نظیر کہتی ہے مگر میں اسے دنیا بھر میں سب سے زیادہ بدنصیب مصیبت زدہ علاقہ سمجھتا ہوں"۔

(ملاپ ۵، نومبر ۱۹۳۱ء)

(۳) مسٹر کالیداس ایم اے نے کہا:۔

"اس ملک کی مجلسی اور اقتصادی حالت بہت ہی قابل افسوس ہے"۔

(مادھوی جولائی ۱۹۲۷ء)

(۴) پنڈت ایشور چندر جی شرما نے کہا:۔

"یہاں کے لوگ بڑے دکھی ہیں۔ بہشت میں رہ کر بھی یہاں کے باشندے سکھوں سے محروم ہیں"۔

(رسالہ چاند ہندی الہ آباد مئی ۱۹۳۰ء)

(۵) اخبار گورو گھنٹال نے لکھا:۔

"اگرچہ ہماری ریاست قدرتی خزانوں سے بھرپور ہے۔ لیکن رعایا ریاست غربت اور افلاس میں اپنا ثانی نہیں رکھتی۔ مہاراجہ ہری سنگھ کو عیش سے تو فرصت ہو لینے دو رعایا کی بھی سن لیں گے"

(۲۸ مارچ ۱۹۲۷ء)

یہ وہ حالات تھے جن سے مجبور ہو کر ۱۹۴۷ء میں کشمیر کے باشندوں نے علم آزادی بلند کیا عصمتیں لٹائیں۔ بموں اور ٹینکوں کے سامنے لڑے۔ اور خون کی لاکھوں قربانیاں پیش کیں۔ تب کہیں جا کر انہیں ملک کا ایک چھوٹا سا خطہ آزادی کا نصیب ہوا۔

ہم یوراج کرن سنگھ مہاراج سے پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ کشمیر کی جنگ آزادی میں حصہ لینے والے سپاہی حملہ آور تھے یا مہاراجہ ہری سنگھ جس نے ربع صدی سے زائد عرصہ تک ۴۴ لاکھ باشندوں کے حقوق پر چھاپہ مارے رکھا اور ان کو مویشی سمجھ کر حکومت کی۔

عربی زبان کی ترویج

عزت مآب سردار عبد الحمید دستی وزیر تعلیم نے عربی کتب کی ایک نمائش کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا

"موجودہ دور استبداد میں علیحدہ علیحدہ رہ کر جینا ممکن نہیں ہے۔ اگر پاکستان اور دوسری اسلامی دنیا نے مل جل کر آگے بڑھنا اور زمانے پر چھانا ہے۔ تو اس مقصد کے لئے عربی زبان کو اختیار کرنا اور اسے رواج دینا ناگزیر ہے۔ اور متحدہ محاذ کے لئے اس کے سوا اور کوئی ممکن نہیں کہ ہم زبان کو بین الاسلامی طور پر اختیار کریں"۔

وزیر تعلیم پنجاب کا یہ ارشاد اس قابل ہے۔ کہ حکومت اور مسلم عوام اپنے اپنے دائرہ میں اس پر خاص توجہ دیں۔ اور ایسی تدابیر اختیار کریں جن سے عربی زبان کی ترویج کا اس منظم طریق پر انتظام ہو جائے کہ اس مقدس زبان کا مستقبل ہمارے ملک کے لحاظ سے بھی روشن نظر آنے لگے۔

چند دن ہوئے صدر جمہوریہ بھارت نے اپنی ایک تقریر میں سنسکرت کے احیا کی طرف توجہ دلائی تھی۔ سنسکرت زبان صدیوں سے مردہ ہو چکی ہے۔ اور آج دنیا کا کوئی ایسا حصہ نہیں جہاں یہ بولی جاتی ہو۔ بایں ہمہ ہندو قوم میں اسے زندہ کرنے کا احساس پیدا ہو رہا ہے۔

کیا ہم اتنا بھی نہیں کر سکتے۔ کہ ہم ایک ایسی زبان کو ملک میں رائج کر دیں۔ جو مذہبی حیثیت سے مقدس ہے فیلا لوجی (علم الالسنہ) کے نقطۂ نظر سے ام الالسنہ ہے۔ اور کروڑوں نفوس کی بول چال میں استعمال ہونے کے باعث صحیح معنوں میں زندہ زبان ہے۔ اور جلد یا بدیر دنیا بھر میں اسے لینگوا فرینکا کا درجہ بھی حاصل ہونے والا ہے۔

ناپاک اتہام

مولانا اختر علی خاں نے پنڈی بھٹیاں میں کہا۔

"مرزا صاحب کا یہ اہانت آمیز عقیدہ بھی وضع کیا۔ کہ اب براہ راست حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ جو شخص بھی ایک مراقی نبی کی خرافات واہیہ کو دین بنا کر دنیا کے سامنے رکھنے کی کوشش کریگا اسے نبی کا درجہ حاصل ہو سکتا ہے"۔

(زمیندار ۲۳ نومبر ۱۹۵۲ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اس آیت (خاتم النبیین) میں ایک پیشگوئی ہے۔ جس کی ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں۔ اور وہ یہ کہ اللہ تعالےٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد پیشگوئیوں کے دروازے قیامت تک بند کر دیئے گئے ہیں۔ اور ممکن نہیں کہ اب کوئی ہندو او ر یہی مسلمان نبی کے لفظ کو اپنی نسبت ثابت کر سکے۔ نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں۔ مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنافی الرسول کی پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے۔ اس کو ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے۔ جو نبوت محمدی کی چادر ہے۔ اس لئے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں۔ کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے"۔ (ایک غلطی کا ازالہ)

مولانا اختر علیخاں اور ان کے رفقاء کار کو یہ حق ضرور حاصل ہے۔ کہ وہ اپنی اختلافی رائے کا قانون واخلاق کے اندر اظہار کریں۔ مگر افسوس کچھ عرصہ سے آپ نے اختلاف رائے کی حدود سے آگے بڑھ کر ناپاک اتہامات اور بے سروپا الزامات کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ جو کسی طرح مناسب نہیں۔

مولانا کو یہ ہتھکنڈے مبارک ہوں لیکن اتنا یاد رہے کہ حق و صداقت کے طوفان جب اٹھتے ہیں تو اتہامات اور افترا پردازی کی ساری فصیلیں بے کار چلی جاتی ہیں شر انگیز کے قلعے ٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں۔ اور خدا کی تقدیر میں دنیا کی کوئی قوت، اور کوئی طاقت روک نہیں بن سکتی۔

اسلامی حکومت کیسے بن سکتی ہے؟

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے مطالبہ نظام اسلامی کے ابتدائی ایام میں فرمایا:۔

اگر لوگ منہ سے اسلامی حکومت کا مطالبہ کریں۔ اور عملاً اسلامی احکام کی خلاف ورزی کرنے میں کوئی ہرج نہ سمجھیں۔ تو جس طرح کچی اینٹوں کے ایک محل کو پکا نہیں کہا جا سکتا۔ اسی طرح غیر اسلامی اعمال کرنے والے افراد کے مجموعے کا نام ہرگز اسلامی حکومت نہیں"۔

(الفضل ۱۹ مارچ ۱۹۴۸ء)

پھر فرمایا:۔

اگر آپ لوگ یہ فیصلہ کر لیں کہ اسلام کے جن احکام پر عمل کرنا آپ کے بس میں ہے۔ اور جن پر عمل کرنے کے لئے کسی حکومت اور کسی طاقت کی ضرورت نہیں ان پر فوراً عمل کرنا شروع کر دیں گے۔ تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ شام سے پہلے پہلے اسلامی حکومت قائم ہو جائے گی"۔ (″)

اسی سلسلہ میں مزید فرمایا:۔

"حکومت ایک مجموعے کا نام ہے۔ اور وہ مجموعہ افراد ہیں۔ اگر افراد حقیقی مسلمان ہوں گے تو اسلامی حکومت ہوگی۔ (اور) جب تک افراد حقیقی مسلمان نہیں بن جاتے۔ اس وقت تک حکومت کبھی اسلامی نہیں بن سکتی"۔

(الفضل ۲۲ مئی ۱۹۴۸ء)

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ان ارشادات کے ایک سال بعد ۱۲ مارچ ۱۹۴۹ء کو قرارداد مقاصد پاس ہوئی۔ اس قرارداد پر تین سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔ لیکن پاکستانی عوام کی حالت کیا ہے؟ اس کا جواب جماعت اسلامی کی قلم سے سنیئے۔

"پاکستان دنیا میں ایک عجوبہ روزگار ملک ہے۔ جس کے عوام کہتے تو یہ ہیں کہ قرآن ایک ایسی کتاب ہے۔ جو ہمارے لئے تعزیرات ہے۔ لیکن عملاً دنیا کی سب کتابیں تو چل سکتی ہیں۔ لیکن نہیں چل سکتی تو صرف کتاب الہٰی"۔

(تسنیم ۱۳ نومبر ۱۹۵۲ء)

مندرجہ بالا الفاظ حضرت امام جماعت احمدیہ کے بیان کردہ نظریہ کی پوری پوری تصدیق کر رہے ہیں کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ "دستور اسلامی" کے نام پر جلسوں جلوسوں اور مظاہروں سے ہٹ کر عوام کی تربیت و اصلاح اور ان کی روحانی و مذہبی سربلندی کے لئے منظم کوشش کی جائے ؛

....

شادی کے متعلق اسلامی احکام

(از مکرم مولوی محمد احمد صاحب ثاقب پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ)

(۱)

اللہ تعالیٰ نے ہمیں تمام مذاہب میں سے ایسے مذہب کو اختیار کرنے کی توفیق بخشی ہے جس کے تمام احکام فطرت صحیحہ کے عین موافق ہیں۔ اس میں خاص طور پر اس امر کا خیال رکھا گیا ہے کہ کوئی ایسا حکم نہ دیا جائے جو انسان کی طاقت سے بڑھ کر ہو۔ اس نے ہمیں ایسے رسولؐ کے ماننے کی توفیق دی جس کو خود اس نے یہ حکم فرمایا فبما رحمۃ من اللہ لنت لھم ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک۔ یعنی اے رسول خدا تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے ماتحت تم لوگوں سے نرمی کا سلوک کرو۔ کیونکہ اگر تم ان سے سنگدلی سے پیش آؤ گے تو لوگ تم سے متنفر ہو کر منتشر ہو جائیں گے چنانچہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے پیش نظر حضورؐ نے اپنے ماننے والوں کو یہ خوشخبری دی کہ میں تمہارے لئے آسانیاں پیدا کرنے کے لئے مبعوث ہوا ہوں نہ کہ دشواریاں پیدا کرنے کیلئے۔

یہی وجہ ہے کہ آپؐ کے ذریعہ سے جو شریعت ہمارے لئے نازل کی گئی ہے وہ مکمل ہے اور ہماری ضروریات کے عین مطابق ہے۔ آجکل کی متمدن دنیا بھی ہر قسم کے تجربات کے بعد بالآخر اس بات پر مجبور ہو گئی ہے کہ وہ اس طریق کو اختیار کرے جو اسلام نے پیش کیا ہے۔ کیونکہ اسلام کے احکام اس خدا کی طرف سے ہیں۔ جو حکیم خدا ہے۔

اس وقت میں اسلام کے ان احکام کو بیان کروں گا جو بیاہ شادی کے معاملات کے متعلق ہماری راہنمائی کرتے ہیں ان کے پڑھنے سے معلوم ہو گا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ہماری زندگی کے ہر شعبہ میں خاص حکمتوں کے ماتحت تفصیلی راہنمائی فرمائی ہے وہ ہمیں مجرد زندگی بسر کرنے اور رہبانیت اختیار کرنے سے روکتا ہے۔ کیونکہ نظام عالم کا مدار بھی یہ قائم ہے کہ ہر انسان کو ایک ایسا ساتھی میسر آئے جو اس کی تاریک گھڑیوں میں اس کا ساتھ دے اس کی غمخواری کر سکے۔ جب اس کے جذبات اعتدال سے تجاوز کرنے کی کوشش کریں تو اس وقت بھی اس کی مدد کر سکے اور جس کے ذریعہ سے اسے ایسی اولاد حاصل ہو سکے جو اس کے بڑھاپے اور کمزوری کے دور میں اس کی مدد کرے اور اس کے ذریعہ سے اسے ہمیشہ ذہنی سکون حاصل رہے۔ یہ ساتھی اس کی بیوی ہے جو اس کی روح اور جسم کی بداعتدالیوں سے محفوظ رکھنے میں ہمیشہ اس کی مدد کرتی ہے۔ اس کے برعکس اگر شادی کو ایک مستحسن فعل قرار نہ دیا جائے اور لوگ مجرد رہنا شروع کر دیں۔ تو نسل انسانی کا خاتمہ ہو جائے۔ فساد کی کثرت ہو جائے۔ حیا اٹھ جائے۔ جذبات برانگیختہ ہوں اور دنیا کا امن تمیت و تاراج ہو جائے۔ لیکن صرف شادی کرنے کی اجازت دینے سے ہی انسان کی معاشرتی زندگی میں استواری پیدا نہیں ہو جاتی۔ بلکہ اس کے لئے ہر قدم پر مزید راہنمائی درکار ہے۔ تاکہ اس مستحسن فعل کی تکمیل کے دوران میں کسی مرحلہ پر بھی کسی قسم کا نقص واقعہ نہ ہو اور ایسا نہ ہو کہ جو کام وہ اپنی بہبودی کیلئے کرنا چاہتا ہے وہی کام اس کے لئے مصیبت بن جائے۔ پس شادی کیلئے جن امور کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

بیوی کا انتخاب

بیوی کے انتخاب کے لئے یہ ضروری ہے کہ پہلے یہ معلوم کر لیا جائے کہ اسلام نے جس غرض کے لئے شادی کرنے کا حکم فرمایا ہے وہ غرض اس سے پوری ہو سکتی ہے یا نہیں۔ مثلاً یہ کہ اس سے اولاد پیدا ہو سکتی ہے یا نہیں۔ کیا وہ بیمار تو نہیں ہے۔ اکثر ایسا دیکھا گیا ہے کہ ایک شخص بغیر تحقیق کے ایک جگہ شادی کر لیتا ہے لیکن بعد میں اسے طلاق دیدیتا ہے کہ وہ اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں ہے یا وہ محبت کرنے والی نہیں ہے جس سے ذہنی تسکین حاصل ہو سکے۔ کیونکہ وہ دیکھتا ہے کہ جب وہ دن بھر اپنی ملازمت یا مزدوری سے فارغ ہو کر تھکا ماندہ رات کو گھر اس خیال سے لوٹتا ہے کہ اسے ایک مونس اور غمخوار بیوی کی صحبت حاصل ہو گی جس کی وجہ سے اس کی سارا دن کی کوفت دور ہو جائے گی۔ لیکن اس کے برعکس اسے ایسی بیوی سے واسطہ پڑتا ہے جو اس کے ساتھ درشت روئی سے پیش آتی ہے تو اس کے وہ تمام خیالی قلعے جو اس نے راستہ میں تعمیر کئے تھے مسمار ہو جاتے ہیں۔ اس وقت وہ اپنے دل میں ایک خاص کرب محسوس کرتا ہے جس کا نتیجہ بالآخر باہمی جدائی پر منتج ہوتا ہے۔ یہ سب کچھ کیوں ہوا۔ صرف اس لئے کہ اس نے شادی کرتے وقت رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے اس مشورہ پر عمل نہ کیا تھا کہ تزوجوا الودود الولود۔ کہ شادی کے لئے ایسی بیوی کا انتخاب کرو جو محبت کرنے والی ہو اور اولاد پیدا کرنے والی ہو۔ اسی طرح احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مختلف صحابہؓ کو ان کی ضروریات اور حالات کے مطابق مشورے دئیے۔ ایک طرف حضرت جابرؓ کو جنہوں نے ایک بیوہ سے شادی کی تھی ان کی طبیعت کا خیال رکھتے ہوئے کہا کہ تم نے کنواری لڑکی سے شادی کیوں نہ کی جو آپ کی طبیعت کے مطابق فرحت کی گھڑیوں میں آپ کے لئے باعث تسکین ہوتی لیکن دوسری طرف آپؐ نے بعض صحابہؓ کو یہ مشورہ دیا کہ ایسی بیوی سے شادی کرو جس کی چھوٹی اولاد ہو اور ان کی خبر گیری کرنے والا کوئی نہ ہو۔ جن کی پرورش سے تمہیں ثواب بھی حاصل ہو گا اور بیوی کی دلداری بھی ہو گی اسی طرح آپؐ نے ایک دفعہ ایک ایسے شخص کو جو مجرد تھا شادی کرنے کی ترغیب دلائی اور فرمایا مسکین مسکین مسکین رجل لیس لہ امرأۃ وان کان غنیا مسکینۃ مسکینۃ مسکینۃ لیس لھا زوج وان کانت غنیۃ۔ کہ وہ شخص مسکین ہے وہ شخص مسکین ہے وہ شخص مسکین ہے کہ جس کی بیوی نہ ہو اگرچہ وہ کتنا ہی مالدار کیوں نہ ہو اور وہ عورت مسکین ہے (تین دفعہ) جس کا خاوند نہ ہو۔ اگرچہ وہ کتنی ہی مالدار کیوں نہ ہو۔

جہاں حضورؐ نے بعض صحابہ کو ان کے مخصوص حالات کے ماتحت مخصوص صفات سے متصف عورتوں سے شادی کرنے کا مشورہ دیا وہاں آپؐ نے اصولی طور پر یہ بھی ہدایات دی ہیں کہ ہمیں شادی سے پیشتر انتخاب کردہ بیوی میں کس قسم کی صفات کا خیال رکھنا چاہئے جن کو پیش خاطر رکھتے ہوئے ہم آئندہ زندگی میں ازدواجی الجھنوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

منجملہ ان ہدایات کے ایک یہ ہے کہ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ دنیا زندگی گذارنے کا سامان ہے اور زندگی گذارنے کیلئے سب سے بہتر سامان صالح اور پاکباز بیوی ہے کہ جب اس کی طرف دیکھا جائے تو طبیعت خوش ہو۔ جب اسے حکم دیا جائے تو وہ اطاعت کرے۔ جب اسے قسم دی جائے تو اسے پورا کرے اور جب خاوند اس سے دور ہو تو وہ اس کی غیر حاضری میں اس کے مال اور اپنی آبرو کی حفاظت کرے۔

اسی طرح آپؐ نے فرمایا کہ ابن آدم میں سے خوش قسمت وہ ہے جسے تین چیزیں حاصل ہوں (۱) اس کی بیوی صالح ہو (۲) اس کا مکان صالح ہو۔ یعنی رہائش کی تمام ضروریات اس میں میسر ہوں۔ اور (۳) اس کی سواری صالح ہو۔ یعنی ضروریات اور حالات کے عین مطابق ہو۔ مثلاً آجکل کے حالات کے مطابق اس کے پاس اچھی موٹر ہو۔ گذشتہ زمانہ کے حالات کے مطابق اسے اچھا گھوڑا میسر ہو وغیرہ۔

اس جگہ ایک لطیفہ کا ذکر غیر مناسب نہ ہو گا۔ آجکل کی سیاسی دنیا میں یہ مقولہ عام طور پر مشہور ہے کہ ایک کامیاب سیاسی لیڈر کے پاس (Three B's) یعنی ایسی تین چیزوں کا ہونا ضروری ہے جن کا پہلا حرف "ب" ہو اور وہ یہ ہیں (۱) بیوک (۲) بیگم اور (۳) بنگلہ۔ آجکل کے حالات کے مطابق بیوک بہترین موٹر سمجھی جاتی ہے چونکہ ایک لیڈر کو اکثر سفر اختیار کرنا پڑتا ہے جس کے ذریعہ سے وہ عوام سے زیادہ سے زیادہ رابطہ پیدا کر سکے۔ اس لئے اس کے لئے بہترین گاڑی رکھنا ضروری ہے۔ نیز چونکہ آجکل عورتوں میں بھی سیاسی بیداری پیدا ہو چکی ہے اور عورتوں کا اثر اپنی اولاد پر اور اپنے خاوندوں پر بہ نسبت دیگر اشخاص کے زیادہ قوی ہوتا ہے اس لئے عورتوں کی رائے اپنے حق میں استوار رکھنا ضروری ہے۔ اور یہ اس صورت میں ممکن ہو سکتا ہے جبکہ لیڈر کی بیگم اچھی تعلیم یافتہ اور لیکچرار ہو۔ نیز ایک سیاسی لیڈر کے پاس لوگ اکثر آتے جاتے رہتے ہیں اس لئے اس کے پاس ایک فراخ مکان کا ہونا بھی ضروری ہے جس میں ان لوگوں کی وہ مہمانداری وغیرہ کر سکے۔ میرے نزدیک یہ لطیفہ ہی نہیں ہے بلکہ فطرت کی وہ آواز ہے جسے عوام نے لمبے تجربہ کے بعد آج محسوس کیا ہے۔ لیکن بانی فطرت ہمارے کامل راہنما نے فطرت کی اس آواز کو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل ہی سن لیا تھا۔ اور انہوں نے اس وقت ایک ایسے شخص کو خوش قسمت قرار دیا تھا جس کے پاس یہ تین چیزیں ہوں۔

منجملہ ان اصولی ہدایات کے جو شادی کے متعلق آپؐ بیان فرمایا کرتے تھے ایک یہ تھی کہ آپؐ دیندار عورت سے شادی کرنے کی ترغیب دیا کرتے تھے چنانچہ آپؐ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ عام طور شادی میں چار چیزوں کو ملحوظ رکھا جاتا ہے (۱) مالدار عورت ہو (۲) اعلےٰ خاندان سے تعلق رکھنے والی عورت ہو (۳) خوبصورت ہو (۴) دیندار عورت ہو۔ فرمایا۔ تم دیندار عورت کو ترجیح دو۔ یہ بات ہر شخص جانتا ہے کہ ایک سمجھدار اور دیندار عورت اپنے خاوند کی خدمت اور دلجوئی میں کسی قسم کی کمی نہیں رکھے گی۔ جس کی وجہ سے اس کا خاوند اس سے محبت کرے گا خواہ وہ مالدار نہ بھی ہو۔ خواہ وہ خوبصورت نہ بھی ہو۔ خواہ وہ اعلےٰ خاندان سے تعلق نہ بھی رکھتی ہو۔ کیونکہ عورت میں محبت اور خدمت اور خوش اسلوبی سے پیش آنا یہ ایسے اوصاف ہیں۔ جو اس کے دیگر تمام عیوب کو ڈھانپ دیتے ہیں۔ اور جس کی وجہ سے خاوند اس کا گرویدہ ہو جاتا ہے۔ (باقی)

درخواستہائے دعا

احباب سے درخواست ہے کہ اس عاجز کی ملازمت پر جلد بحالی کیلئے دعا فرمائیں۔ مالی تنگی کی وجہ سے سخت پریشانی ہے

خاکسار عزیز احمد داد منزل مسلم ٹاؤن

— خاکسار کا لڑکا محمد اکرم بوجہ عرصہ دراز بیمار رہنے کے سخت کمزور ہو گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے نیز۔ عزیزہ ماجرہ بیگم اہلیہ شیخ محمد صاحب درویش بعارضہ ٹی بی بیمار ہے اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ عطا محمد نوبلے دیوی کے چک ۲۷ R.D ڈاکخانہ کھوڑ یانوالہ ضلع لاہور

کیا وفد پارٹی کی حیاتِ نو مصر میں ایک اور انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہوگی؟

لندن ۱۲ دسمبر۔ لنڈن کے سرکاری حلقوں نے مصطفےٰ نحاس اور وفد پارٹی کے دیگر سابقہ لیڈروں کے پھر سے مصر کی سیاسی زندگی میں داخل ہونے پر ابھی تک کسی تشویش کا اظہار نہیں کیا۔ لیکن سیاسی جماعتوں سے جنرل نجیب کے مشوروں کو بڑے غور سے دیکھا جا رہا ہے۔

مصر کی نوزی صورت حال سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا جنرل نجیب محض اپنی حکومت کی بنیادوں کو وسیع کرنے اور ٹھوس قومی پالیسی مرتب کرنے کی غرض سے اپنے ہاتھوں کو مضبوط کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یا کہ پرانی جماعتوں کی حیات نو کے تحت مصری انقلاب "الٹی زقند" لگا رہا ہے۔ اور اس کے مقاصد اس رجعت میں ختم ہو کر رہ جائیں گے؟

برطانیہ کی خواہش ہے کہ مصر کے ساتھ جو معاہدہ ہو وہ نہایت ٹھوس بنیادوں پر استوار ہونا چاہیئے۔ اور اگر آئندہ چل کر مصر میں ایسی اندرونی سیاسی تبدیلیاں رونما ہونے کا امکان ہے جن سے معاہدوں کی خلاف ورزی کا خطرہ پیدا ہو تو ان کا ابھی سے منظر عام پر آجانا مغرب میں پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔

لیکن مبصرین اس حقیقت کو بھی نظر انداز نہیں کر رہے کہ اکثر مادی جواب پھر سیاسی بساط پر نمودار ہو رہے ہیں۔ انہیں نجیب اور ان کے ترقی پسند ساتھی غیر حقیقت پسند اور بدخواہیوں سے آلودہ قرار دے چکے ہیں اس سے بڑی بے چینی کے ساتھ حالات پر نگاہ رکھی جائے گی کہ آیا جنرل نجیب مکمل قابو قائم رکھ سکتے ہیں کہ نہیں (استار)

جنرل نجیب بھی شام جائینگے

دمشق ۱۲ دسمبر۔ باوثوق طور پر معلوم ہوا ہے کہ شام کے نائب وزیر اعظم کرنل ادیب ششکلی کل قاہرہ روانہ ہوں گے۔ آپ جنرل نجیب وزیر اعظم مصر کی دعوت پر وہاں پانچ روز سرکاری مہمان کی حیثیت سے قیام کریں گے۔

توقع ہے کہ جنرل محمد نجیب کے بھائی میجر جنرل علی نجیب شام کے لئے مصر کے نامزد سفیر بھی کرنل ششکلی کے ہمراہ ہوں گے۔ آپ کل یہاں پہنچے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ کرنل ششکلی کی آمد کے جواب میں وزیر اعظم محمد نجیب بھی دمشق آئیں گے (استار)

بہروں اور گونگوں کی فلاح و بہبود کی سوسائٹی کا اجلاس

لاہور ۱۲ دسمبر۔ مورخہ ۱۴ دسمبر بروز اتوار ساڑھے نو بجے صبح بہروں اور گونگوں کی بہبود کی کل پاکستان سوسائٹی کا اجلاس ۲۴ راج گڑھ روڈ میں منعقد ہوگا۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خان دولتانہ صدارت فرمائینگے

یہاں تو ہم بھی قائل ہو گئے

ہفت روزہ "ریاست" کی طرف سے مولوی ظفر علی خاں کا ڈیفنس

"لاہور کے اخبار "زمیندار" کی تمام قوت آجکل احمدی حضرات کو غیر مسلم ثابت کرنے پر صرف ہو رہی ہے۔ اور انکو پرو برٹش ثابت کیا جا رہا ہے۔ اس کے جواب میں احمدیوں کے اخبار "الفضل" میں اخبار "زمیندار" کے پچھلے اقتباسات دیتے ہوئے یہ ثابت کیا جا رہا ہے۔ کہ مولانا ظفر علیخاں جو آج حریت پرستوں کی صف میں شامل ہونے کا دعوے کر رہے ہیں۔ زندگی کا زیادہ حصہ انگریزوں کے وفا شعار رہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مولانا ظفر علیخاں کے کنگ جارج پنجم کی تعریف میں قصیدوں اور نظموں کے علاوہ "زمیندار" مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۱۱ء کا یہ اقتباس تو بہت ہی دلچسپ ہے۔ جس میں ارشاد ہے:-

"ہم یہ بات اپنی تحریر و تقریر میں پہلے بھی ظاہر کر چکے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ہندوستان دار السلام ہے اور دار السلام ہے مسلمان ایک لمحہ کیلئے ایسی حکومت (انگریزی) سے بدظن ہونے کا خیال نہیں کر سکتے۔ اگر کوئی بدبخت مسلمان گورنمنٹ سے سرکشی کی جرأت کرے۔ تو ہم ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ وہ مسلمان مسلمان نہیں۔"

"اگر خدانخواستہ گورنمنٹ انگلشیہ کی کسی مسلمان طاقت سے ان بن ہو جائے۔ تو ایسی حالت میں مسلمانوں کو اسی طرح سرکار کی طرف سے جلتی آگ میں کود کر اپنی عقیدت مندی کا ثبوت دینا چاہیئے جس طرح سرحدی علاقہ اور سمالی لینڈ کی لڑائیوں میں مسلمان فوجی سپاہیوں نے اپنے مذہبی و قومی بھائیوں کے خلاف جنگ کر کے اسبات کا بار بار ثبوت دیا ہے کہ اطاعت اولی الامر کے حکم کے وہ کس درجہ پابند ہیں۔"

خوب! مولانا ظفر علی خاں کا اس اقتباس میں فتوے یہ ہے۔ کہ جو مسلمان انگریزوں اور انگریزی حکومت سے بدظن ہے۔ وہ مسلمان ہی نہیں۔ اور اگر انگریز کسی مسلم سلطنت کے خلاف اعلان جنگ کر دیں۔ تو ہندوستانی مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے ان مذہبی اور قومی بھائیوں کے خلاف اعلان جنگ کر دیں۔ اور انگریزوں کی حمایت کرتے ہوئے آگ میں کود پڑیں۔

ایک احمدی بزرگ خان بہادر میاں محمد صادق نے بہت برس ہوئے۔ ایڈیٹر "ریاست" سے گناہ کی تعریف کرتے ہوئے بتایا تھا۔ کہ "گناہ وہ ہے جس کو کرتے ہوئے اور دوسروں پر اس کا اظہار کرتے ہوئے انسان شرم محسوس کرے۔" مثلاً اگر ایک سکھ سگریٹ پیتا ہے۔ تو یہ گناہ کرتا ہے۔ کیونکہ اس کا وہ دوسروں پر اظہار نہیں کر سکتا۔ اور اس کے پینے میں شرم محسوس کرتا ہے۔ یا ایک مسلمان سؤر کھاتا ہے۔ تو یہ گناہ کرتا ہے۔ کیونکہ یہ دوسرے لوگوں کے سامنے کھاتے ہوئے شرم محسوس کرتا ہے۔ مگر مسلمان کا سگریٹ پینا اور سکھ کا سؤر کھانا کوئی گناہ نہیں۔ کیونکہ یہ ان اپنے افعال پر شرم محسوس نہیں کرتے۔ اور اس کا یہ دوسروں پر اظہار کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اسی اصول کے مطابق "مولانا ظفر علی خاں نے کیا گناہ کیا۔ اگر انہوں نے انگریزوں کی مدح و تعریف میں قصیدے لکھے۔ یا یہ فتویٰ دیا۔ کہ وہ مسلمان مسلمان ہی نہیں۔ جو انگریزوں کے متعلق بدظن ہو۔ اور انگریزی حکومت کا وفا شعار نہ ہو۔

جس صورت میں کہ مولانا ظفر علی خاں زندگی بھر ہی اس قسم کی ابن الوقتیوں کا ثبوت دیتے رہے۔ اور ابن الوقت ہونے میں نہ شرم محسوس کرتے ہیں۔ نہ اس کے اظہار میں ان کو کوئی ندامت محسوس ہوتی ہے۔ اور پبلک لائف میں آنے کے زمانہ سے لے کر اب تک یہ ہمیشہ ہی ابن الوقت رہے۔ یعنی ہمارا مطلب یہ ہے۔ کہ خان بہادر میاں محمد صادق کے قول کے مطابق "مولانا ظفر علی خاں نے پیدائشی ابن الوقت ہوتے ہوئے انگریزوں کی تعریف میں قصیدے لکھ کر اور فتوے دے کر کوئی گناہ یا جرم نہیں کیا۔ اور یہ قابل تعزیر نہیں ہیں۔" (منقول از ہفت روزہ "ریاست" دہلی ۸ دسمبر ۱۹۵۲ء)

ڈھاکہ ۱۲ دسمبر۔ پاکستان کے پٹ سن کے مشاورتی بورڈ نے مشرقی پاکستان کی سرحد سے پانچ پانچ میل کے اندر اندر پٹ سن کی کاشت کو ممنوع قرار دینے کی سفارش کی ہے۔